Regd. No. L 5254 162 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم چہارشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۶ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ - ۲۳ ہجرت ۱۳۳۰ہش - ۲۳ مئی سنہ ۱۹۵۱ء - نمبر ۱۱۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تونے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے۔ جیسا کہ یونسؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخوار حسب ذیل اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۱۸ رمئی کل سے کونین شروع ہے۔ اس سے بخار کچھ دبنا شروع ہوا ہے۔ بوجہ بیماری حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ گذشتہ تین جمعوں پر تشریف نہ لاسکے تھے آج خطبہ جمعہ حضور اقدس نے فرمایا۔

ربوہ ۱۹ رمئی۔ بخار آج بھی کم رہا۔ لیکن دوسری علامتیں بتاتی ہیں کہ اب تک ملیریے کا اثر گیا نہیں۔ کل ۹۹ تک حرارت ہو گئی تھی۔

ربوہ ۲۰ رمئی۔ ابھی ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے کونین باقاعدہ دی جارہی ہے۔

ربوہ ۲۲ رمئی۔ بر قیہ۔ آج حضور کو سینے میں سخت درد ہے۔ اور ہلکی ہلکی حرارت ابھی تک ہو جاتی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ایران نے تیل کے تنازعہ کو ثالثی کے ذریعے حل کرنیکی تجویز مسترد کر دی

لندن ۲۲ رمئی آج برطانوی کابینہ نے ایران میں آئل کمپنی سے متعلقہ تازہ ترین صورت حال پر غور کیا۔ برطانوی مراسلے کے بارے میں ابھی تک ایران کا جواب کابینہ کو موصول نہیں ہوا۔ کابینہ نے آج امریکہ کی اس تجویز پر بھی غور کیا کہ یونان اور ترکی کو معاہدہ اوقیانوس کا مستقل رکن بنا لیا جائے۔

رات برطانیہ کے باخبر حلقوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق اگر ایران نے بات چیت سے مسئلہ آئل کمپنی کو سلجھانے سے انکار کر دیا۔ تو برطانیہ سب سے پہلے ایران پر اقتصادی پابندیاں عائد کرے گا۔ اور برطانوی حکومت ایران کو سٹرلنگ کی ادائیگی بند کر دے گی۔ اور ایران سے اپنے تیل بردار بیڑے کو واپس بلا لیگی یہ کل ادائیگی ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ سٹرلنگ ہے جب ہیں سے صرف ۰۰ کروڑ سٹرلنگ کی ادائیگی کے بعد پچھلے ماہ برطانیہ نے رائلٹی کی ادائیگی بند کر دی تھی۔ یاد رہے کہ ایران کے بجٹ کی ۳۰ فی صدی کا مدار رائلٹی اور تیل کے ٹیکس ہی پر ہے اور اس وقت ایران کے تیل کو باہر لے جانے کا سارا کام برطانیہ کے جہاز ہی انجام دیتے ہیں ——— طہران ۲۲ رمئی۔ کل جو جوابی مراسلہ حکومت ایران نے بھیجا ہے۔ اس میں برطانیہ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ کہ تیل کے تنازعے کو ثالثی کے ذریعے حل کیا جائے۔ اس مراسلے میں مزید لکھا گیا ہے کہ برطانیہ کی یہ سفارش خلاف توقع سمجھی گئی ہے۔ ایران ہر حالت میں اس صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنائے گا۔ اور اگر کوئی بیرونی مداخلت کی گئی۔ تو اس سے ایران کے عوام میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۲ رمئی۔ آج ایک امریکی ترجمان نے اس امر کا اظہار کیا کہ برطانیہ کا تیل کے متعلق ایران سے جھگڑا ہو جانے کی صورت میں امریکہ نے برطانیہ سے امداد کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔

لندن ۲۲ رمئی۔ آج برطانیہ کا بینہ جوب ایرانی مراسلے پر غور کے لئے بیٹھی۔ تو غور کرنے والوں میں بری اور فضائی فوجوں کے چیف آف دی سٹاف بھی شامل ہوئے۔

سابق فوجیوں کے بچوں کے واسطے وظیفے

لاہور ۲۲ رمئی۔ آج گورنر ہاؤس میں پنجاب پوسٹ وار سروسز ری کنسٹرکشن فنڈ کمیٹی کا ایک اجلاس گورنر پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک کروڑ کے صرفہ سے کپڑے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی تجویز پر بحث ہوئی۔ معلوم ہوا ہے۔ اس کارخانے میں چار ہزار کے قریب سابق فوجی ملازم رکھے جائینگے کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ سابق فوجیوں کے بچوں کو ۵۷ وظائف دیئے جائیں۔ تاکہ میٹرک پاس کرنے کے بعد وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

نئی دہلی ۲۲ رمئی آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے ۶ جولائی کو "اینٹی تقسیم ڈے" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

مرکز ہر ممکن مالی امداد دے گا

کراچی ۲۲ رمئی آج پنجاب کے وزیر ترقیات سید علی حسین گردیزی نے وزیر خزانہ پاکستان مسٹر غلام محمد سے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو ترقیات کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرکز سے مالی امداد لینے کے سلسلے میں بات چیت کی۔ اس بات چیت کے وقت سٹیٹ بنک پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین اور پنجاب کے کمشنر ترقیات مسٹر ہادی حسن بھی موجود تھے۔ وزیر خزانہ نے کارخانوں کے قیام کے بارے میں صوبے کو ہر ممکن مالی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے

کراچی ۲۲ر۔ وزیر خزانہ پاکستان مسٹر غلام محمد آج بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی کے لئے روانہ ہو گئے آپ دہاں مالی امور کی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔ جو تصفیہ طلب مالی امور کے سلسلے میں پاکستان و ہندوستان کے وزرائے خزانہ میں جمعہ کو شروع ہو رہی ہے۔

پاکستان و برطانیہ میں درآمد و برآمد

کراچی ۲۲ مئی۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں پاکستان نے جتنا مال برطانیہ سے منگوایا۔ اس سے تقریباً ۵۰ لاکھ پونڈ کا مال زیادہ برآمد کیا ہے اس عرصے میں پاکستان نے ایک کروڑ ۴۰ ہزار چار سو پونڈ کا مال برآمد کیا اور ۹۵ لاکھ ۲۳ ہزار کا درآمد کیا درآمد کرنے والی اشیاء میں لوہا۔ فولاد۔ اون کی بنی ہوئی اشیاء گاڑیاں۔ بجلی اور کپڑے کی مشینیں وغیرہ شامل ہیں۔

پاکستان اور ناروے میں تجارتی معاہدہ

کراچی ۲۲ رمئی۔ آج یہاں پاکستان اور ناروے کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے جس پر فوری طور پر عمل شروع ہو جائے گا جس کی مدت ایک سال ہوگی اور اگر کسی فریق نے ۳ ماہ کا نوٹس دے کر اسے فسخ نہ کرایا۔ تو چھ ماہ تک اور نافذ العمل رہے گا۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان ناروے کو کپاس پٹ سن۔ چمڑا اور کھالیں برآمد کرے گا۔

کراچی ۔ ۲۲ رمئی۔ لالوکھیت میں جون کے آخر تک ۵۰۰ ۷ مکان مہاجرین کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس وقت ۱۳۰۰ تیار شدہ مکانوں میں سے ۱۰۰۰ مہاجرین کو الاٹ کئے جا چکے ہیں۔

مزارعین کی مکانوں سے بے دخلی کا انسداد

پشاور ۲۲ رمئی۔ وزیر اعلےٰ سرحد نے آج اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت سرحد جلد ہی ایک آرڈیننس نافذ کرنے والی ہے۔ جس کی رو سے مزارعین کو ان مکانوں سے بے دخل نہیں کیا جاسکے گا۔ جو زمینداروں کی دی ہوئی زمینوں پر بنائے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ رمئی آج صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین امریکی کانگرس سے مشرقی وسطیٰ کی امداد کے لئے دو کروڑ ڈالر کی امداد کی منظوری مانگیں گے یہ امداد قرضہ کی بجائے مارشل منصوبے کی طرح دی جائیگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روشنو۔ اختر نوید بی اے ایل ایل بی

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیں

۱۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔
۲۔ کالج کے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نمازوں کے بعد قرآن کریم۔ بخاری شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس بھی ہوتے ہیں نیز طلباء کی ہر رنگ کی تربیت کا خاص اہتمام ہے۔
۳۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں۔
۴۔ سٹاف طلبہ کی انفرادی بہبود کے لئے ذاتی دلچسپی لیتا ہے۔
۵۔ یہ آپ کا قومی ادارہ ہے اور اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان گذشتہ سال الفضل میں شائع ہوا تھا۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی جائے"

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح
(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۴۸)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ امام کے اس ارشاد پر خود بھی عمل پیرا ہو اور اس کو دوسروں تک پہنچائے۔ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی اردو۔ عربی۔ اکنامکس اور کیمسٹری کا داخلہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد شروع ہوگا اور دس دن تک جاری رہے گا۔ (۴ جون سے ۱۴ جون تک) مزید کوائف کے لئے دفتر کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

ربوہ میں ٹیلیفون جاری ہوگیا

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

احباب جماعت یہ معلوم کرکے یقیناً بہت خوش ہوں گے کہ آج بروز پیر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۱ء سے ربوہ میں ٹیلیفون جاری ہوگیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

فی الحال ربوہ کے ڈاک خانہ میں صرف ایک پبلک کال آفس کھلا ہے۔ اور ٹیلیفون کا پیغام بھیجنے والوں اور ٹیلیفون کا پیغام وصول کرنے والوں کو اس کام کے لئے ڈاک خانہ میں جانا پڑا کرے گا۔ لیکن امید ہے کہ آہستہ آہستہ انجمن کے دفاتر میں بھی ٹیلیفون لگ جائیں گے۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ربوہ میں کام کرنے کی ساری سہولتیں قلیل ترین عرصہ میں مہیا فرما دی ہیں۔ یعنی پکی سڑک پہلے سے موجود تھی۔ ریلوے لائن بھی پہلے سے ربوہ کے رقبہ میں سے گزرتی تھی۔ اور جلد بعد سٹیشن بھی قائم ہو گیا۔ اسی طرح ڈاک خانہ اور تار گھر بھی جلد کھل گئے۔ اور اب خدا کے فضل سے ٹیلیفون ایکسچینج بھی قائم ہو گیا ہے۔ چونکہ فی الحال صرف ایک ٹیلیفون کنکشن ہی قائم ہوا ہے۔ اس لئے دوستوں کو کوئی نمبر بتانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ربوہ کے پبلک کال آفس کو بلانا اور مخاطب کے نام کا ذکر کر دینا کافی ہوا کرے گا۔ دوست اس سہولت سے حسب ضرورت پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔

آج محترمی شیخ بشیر احمد صاحب نے لاہور سے ٹیلیفون کرتے ہوئے ربوہ میں ٹیلیفون کھلنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد کا پیغام دیا۔ اور اس دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ قائمقام مرکز سلسلہ میں اس سہولت کو جماعت کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ اور جماعت کے کام میں وسعت اور آسانی پیدا کرنے کا ذریعہ بنا دے آمین

قادیان بھی آج ربوہ سے ٹیلیفون کے ذریعہ مبارکباد اور دعا کا پیغام بھیجا جا رہا ہے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

خدا بچائے یہ لیل و نہار کیسے ہیں

۱۔ نکل گئے جو ترے دل سے خار کیسے ہیں
جو تجھ کو چھوڑ گئے وہ نگار کیسے ہیں

۲۔ نہ آرزوئے ترقی نہ صدمہ ذلت
خدا بچائے یہ لیل و نہار کیسے ہیں

۳۔ کبھی سے خانۂ خمار کا کھلا ہے در
جو چھکے بیٹھے ہیں وہ بادہ خوار کیسے ہیں

۴۔ نہ حسن خلق ہے تجھ میں نہ حسن سیرت ہے
تو ہی بتا کہ یہ نقش و نگار کیسے ہیں

۵۔ خدا کی بات کوئی بے سبب نہیں ہوتی
نہیں ہے ساقی تو ابر و بہار کیسے ہیں

۶۔ نہ غم سے غم نہ خوشی سے مری تجھے ہے خوشی
خدا کی مار یہ قرب و جوار کیسے ہیں

۷۔ نہ دل کو چین نہ سر پر ہے سایۂ رحمت
ستم ظریف! یہ باغ و بہار کیسے ہیں

۸۔ نہ وصل کی کوئی کوشش نہ دید کی تدبیر
خبر نہیں کہ وہ پھر بے قرار کیسے ہیں

۹۔ وہی ہے چال وہی راہ ہے وہی ہے روش
ستم وہی ہیں تو پھر شرمسار کیسے ہیں

۱۰۔ وہ لالہ رخ ہی یہاں پر نظر نہیں آتا
تو اس جہان کے یہ لالہ زار کیسے ہیں

۱۱۔ وہ حسرتیں ہیں جو پوری نہ ہو سکیں افسوس
بتاؤں کیا مرے دل میں مزار کیسے ہیں

۱۲۔ مصیبتوں میں تعاون نہیں تو کچھ بھی نہیں
جو غم شریک نہیں غمگسار کیسے ہیں

"انتخاب امراء کے اجلاس میں ہر رکن کا حاضر ہونا لازمی ہے"

نوٹ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انتخاب امراء کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قاعدہ منظور فرمایا ہے۔ جو جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

قاعدہ ۸۱۹ الف:۔

"امراء کے انتخاب کے وقت ہر اس رکن کو جو قواعد کے ماتحت انتخاب میں حصہ لے سکتا ہو۔ اس امر کے لئے باقاعدہ تحریری نوٹس جانا چاہیئے کہ فلاں تاریخ کو امیر کا انتخاب ہوگا۔ اور اس کے لئے فلاں وقت اور فلاں جگہ مقرر کی گئی ہے۔ اور اس نوٹس پر ہر رکن کے اطلاعی دستخط کروا لئے جاویں۔ انتخاب کے اجلاس میں کسی رکن کی بلا عذر غیر حاضری قابل مواخذہ کوتاہی ہوگی۔ اس لئے اگر کوئی رکن بغیر معقول عذر کے مذکورہ تحریری نوٹس کے ملنے کے بعد غیر حاضر رہے گا۔ تو وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ جسکا فیصلہ کرنا اس مجلس کے اختیار میں ہوگا جس میں امیر کا انتخاب ہو رہا ہوگا۔ مجلس کے ایسے فیصلہ پر کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی۔ البتہ مجلس کو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کا حق ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۱ء ص ۳۲ میں غلطی سے امیر پراونشل سندھ کے تقرر کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء شائع ہوگئی ہے۔ اصل میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک ہے۔ جماعتہائے احمدیہ متعلقہ تصحیح فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دعاء

محترم خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل بوجہ ضعف دل ابھی تک بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

روزنامہ الفضل لاہور
۲۳ مئی ۱۹۵۱ء

دنیا کی بنیادی بیماری تعلق باللہ کا انکار ہے

اس وقت دنیا کی سب سے بڑی اور بنیادی بیماری یہ ہے کہ دنیا تعلق باللہ کی منکر ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بہت سے مذاہب جو اس وقت بھی دنیا میں رائج ہیں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ براہ راست بعض خاص انسانوں سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا رہا ہے۔ لیکن فی زماننا تقریباً ان تمام مذاہب کے پیرو اس بات کے منکر ہیں کہ اللہ تعالےٰ آج بھی اپنے بندوں سے مکالمہ و مخاطبہ کر سکتا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب یہودیت۔ عیسائیت۔ ہندوازم کے بعض فرقے وغیرہ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انسانوں سے کلام کرتا رہا ہے۔ بلکہ بعض مذاہب مثلاً عیسائیت اور ہندوازم کے بعض فرقے، تو بعض انسانوں کو خود خدا ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن آج اگر کوئی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا دعوےٰ کرتا ہے۔ تو فوراً اس کو جھوٹا قرار دے دیا جاتا ہے۔

اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ تقریباً ان تمام مذاہب کے پیرو اپنے اپنے رنگ میں ایک آنے والے کے قائل بھی ہیں۔ یہودی، زرتشتی عیسائی۔ ہندوؤں کے بہت سے فرقے یہ مانتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب دنیا میں برائی ہی برائی ہو جائے گی۔ اس وقت ایک نجات دہندہ آئے گا۔ جو دنیا کو بدی کی راہوں سے ہٹا کر نیکی کی طرف راہ نمائی کرے گا۔

آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو دیکھ کر ہر ایسے مذہب کے پیرو جس کی کتابوں میں ایک نجات دہندہ کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ بارہا یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر کوئی ایسی ہستی دنیا میں آنے والی ہے تو اسکو آج ہی آنا چاہیئے۔ کیونکہ ان پیشگوئیوں میں آنے والے کے زمانہ کی جو حالت بیان کی گئی ہے۔ وہ ٹھیک آج کے زمانہ پر چسپاں ہوتی ہے۔ یہودی۔ عیسائی، زرتشتی بدھ وغیرہ قومیں تمام کی تمام منتظر ہیں کہ آنے والا جو ان کی کتابوں کے مطابق آنا چاہیئے۔ اگر اسکو آنا ہے تو اس کے آنے کا یہی ٹھیک وقت ہے۔ دیگر مذاہب کے علاوہ خود مسلمان ایک مسیح اور امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور علمائے اسلام میں سے تقریباً سب نے یہی فتوے دیا ہے کہ جو نشانات ان آنے والوں کے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ موجودہ زمانے میں موجود ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسا شخص جو ہر مذہب والے کے اپنے اپنے خیال کے مطابق ضرور آئے گا ضرور ایسا ہونا چاہیئے۔ جو اللہ تعالےٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف رکھتا ہو۔ لیکن تمام دنیا کی اس وقت ایسی ذہنیت بن چکی ہے کہ وہ تعلق باللہ کی عملاً قائل نہیں رہی۔ بہت سے تو ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ہی سرے سے منکر ہیں۔ پھر ان سے نیچے اتر کر ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ کہ جو خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں لیکن یہ نہیں مانتے کہ وہ کسی بندے سے کلام بھی کرتا ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالےٰ بھی اس قانون قدرت کا جو خود اس نے بنایا ہے، اسی طرح پابند ہے۔ جس طرح کائنات کی دوسری اشیاء پابند ہیں۔ پھر مذہبی لوگوں کی ایک اچھی خاصی ایسی تعداد ہے۔ جو یہ مانتی ہے کہ اللہ تعالےٰ پچھلے زمانے میں تو بندوں سے کلام کرتا رہا ہے لیکن اب نہیں کرتا ایسے لوگوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ایک بہت تھوڑی سی تعداد ایسے لوگوں کی آج بھی موجود ہے کہ جو اس بات کی قائل ہے کہ اللہ تعالےٰ آج بھی اپنے بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ مگر ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔

دیگر مذاہب کی کتب کو تو جانے دیجئے۔ اگر ہم صرف قرآن کریم کا ہی مطالعہ کریں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف اقوام کو جو ہلاک مرض لگتا رہا ہے۔ وہ چھوٹے یا بڑے پیمانہ پر یہی مرض ہے۔ جو آج تمام دنیا کو لگا ہوا ہے۔ یعنی اس وقت کے لوگ تعلق باللہ کے منکر ہو جاتے رہے ہیں، وہ یہ نہیں مان سکتے تھے کہ کوئی بشر بھی اللہ تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ کر سکتا ہے۔ تمام مخالفین انبیاء علیہم السلام یہی اعتراض کرتے رہے ہیں۔

ما انتم الا بشر مثلنا وما انزل الرحمٰن من شیٔ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں بار بار اور کئی کئی طریقوں سے اس اعتراض کا جواب دیتا ہے۔ الغرض یہی مہلک مرض ہے جو اقوام کو پہلے بھی لگتا رہا ہے اور آج بھی یہی مہلک مرض ہے۔ جو دنیا کو لگا ہے۔ اور اسی مرض کی وجہ سے دنیا تباہی کی طرف چلی جا رہی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اس مرض نے کئی صورتیں اختیار کر رکھی ہیں۔ کہیں یہ الحاد کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے تو کہیں مادہ پرستی کی کہیں قانون قدرت کی۔ اور کہیں عقل اور دانائی کی کہیں جہالت کی اور کہیں عالمیت کی۔ یہی مرض ہے جو آج تمام دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اسی مرض کی وجہ سے دنیا ایک اضطراب کے دور سے گزر رہی ہے۔

جو عذاب انسان اس وقت اپنے آپ پر لا رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی مرض ہے۔ جب عذاب شدید ہو جاتا ہے۔ تو روحیں چیخ اٹھتی ہیں اور مذہب کی طرف دیکھنے لگتی ہیں۔ اور ہر قوم اپنے اپنے اعتقاد کے مطابق آنے والے اس عظیم انسان کو پکارنے لگتی ہے۔ جس کے آنے کی پیشگوئیاں اس کی کتب میں موجود ہیں لیکن سائنس مادہ پرستی عیش و عشرت کے سامانوں کی فراوانی اور اغراض پرستیوں نے ان کو اتنا بے ہوش کر رکھا ہے کہ چند ہی لمحوں میں یہ لوگ پھر انہی اشغال میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جن میں پہلے مشغول تھے، اور اس عذاب کو عیش و عشرت کے نشہ میں فراموش کر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

آج دنیا کے بڑے بڑے سائنس دان دنیا کے موجودہ مسائل کا حل تلاش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ سائنس نے جو طاقت انسان کے قبضہ میں دے دی ہے۔ وہ ایسی خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ کہ یہ دانا لوگ سمجھتے ہیں کہ دنیا فنا ہونے کے قریب پہونچ چکی ہے۔ جس طرح بھی ہو اسکو بچا لیا جائے۔ مگر ان کی تدابیر بھی ویسی ہی بودی ثابت ہو رہی ہیں۔ جیسی کہ پہلے لوگوں کی ہوتی رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو اس مرض کا علم ہی نہیں۔ اس لئے وہ صحیح علاج کر ہی نہیں سکتے۔

بے شک اس وقت بھی دنیا میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں رسالت کو بھی مانتے ہیں، لیکن یہ سب کچھ وہ صرف منہ سے مانتے ہیں۔ دل سے ماننے والوں کی تعداد جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے اقرار کرتے ہیں

امنت باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ

مگر حقیقت میں وہ نہیں مانتے اس لئے کہ ان کو ذاتی طور پر تعلق باللہ کا کوئی تجربہ نہیں وہ زبان سے تو کہتے ہیں کہ خدا حیی و قیوم ہے۔ لیکن ان کو اس کے حیی و قیوم ہونے کا کوئی ذاتی مشاہدہ یا تجربہ حاصل نہیں۔ ایسے لوگ نہ فرشتوں پر صحیح ایمان رکھ سکتے ہیں۔ نہ اللہ تعالےٰ کی فرستادہ کتابوں پر نہ اس کے رسولوں پر۔ ان کا حال اس طالب علم کی طرح ہے جو اپنا سبق رٹ لیتا ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ اس کے معنے کیا ہیں۔ جس طرح کوئی طالب علم ریاضی کے ایک سوال کا حل رٹ کر اس کو امتحان میں لکھ تو سکتا ہے۔ اور اس طرح پاس تو شائد ہو جاتا ہے۔ مگر خود نہیں جانتا کہ اس حل کا ہر مرحلہ کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے۔

ایسے لوگوں کا حال بھی انہی لوگوں کا سا ہے جو خدا تعالےٰ کو نہیں مانتے۔ نہ فرشتوں کو مانتے ہیں۔ نہ کتابوں کو اور نہ رسولوں کو مانتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے ایمان یا انکار سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ اور دنیا قدم بقدم تباہی کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پھر کیا دنیا کو ایسے طبیب کی ضرورت ہے یا نہیں، جو خود بھی مدعی ہو کہ اسکو مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہے۔ اور یہ بھی ادعا کرے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کرا سکتا ہے۔ کیا ایسے طبیب کی آواز بالکل نظر انداز کر دینے کے قابل ہے؟

تبلیغ کے لئے خدمت خلق نہایت ضروری ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ "مجلس خدام الاحمدیہ اس لئے قائم کی گئی تھی کہ نوجوان خدمت خلق کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں۔ اگر وہ خدمت خلق کرتے۔ تو یقیناً تبلیغ کے رستے کھل جاتے۔ راستہ بھولے ہوئے کو بتلانا بیشک خدمت خلق ہے۔ لیکن اس طرح تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ ایسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ آپ اپنے محلہ اور اپنے گاؤں میں بیواؤں اور محتاجوں کی خدمت کریں۔"

(فرمودہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء مجلس شوریٰ)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق آپ اپنے اردگرد کے لوگوں کی جو محتاج ہیں۔ خدمت کریں۔ آپ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی خدمت کریں گے اور خدا تعالےٰ آپ کے لئے تبلیغ کے راستے کھول دے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کا اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ خدمت خلق ہے، اور خدمت خلق بہترین ذریعہ ہے۔ لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے کا۔ پس آیئے اور خدمت خلق کے ہتھیار سے لیس ہو کر لوگوں کے قلوب فتح کیجئے اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کرے۔

مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احرار کا یوم تشکر

اپنی غداری پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش

جماعت احمدیہ نے الیکشن میں اپنا کوئی نمائندہ کھڑا نہیں کیا

(از مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ ربوہ)

دنیا دیکھ چکی ہے کہ مجلس احرار جب بھی کوئی غدارانہ کام کرتی ہے۔ اور ملک و ملت کے مفاد کو نقصان پہنچاتی ہے۔ تو اس پر پردہ ڈالنے کی غرض سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کا ڈھونگ رچا کر پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش شروع کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو غدارانہ کارروائیاں مجلس احرار اور اس کے کارکنوں نے پنجاب اسمبلی کے گذشتہ الیکشن کے ایام میں کیں۔ اور مسلم لیگ کی غیر مشروط امداد کے اعلان کے باوجود جس طرح پنجاب کے بہت سے حلقوں میں مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی۔ اور بعض جگہ اپنے آپ کو پس پردہ رکھتے ہوئے احراری امیدوار بھی کھڑے کر کے مسلم لیگ کا مقابلہ کیا۔ وہ الیکشن کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہے۔ جسے پنجاب کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر اب حسب عادت اس غدارانہ کاروائی پر پردہ ڈالنے اور اپنی منافقانہ روش کو چھپانے کے لئے یہ شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ الیکشن میں جماعت احمدیہ نے اپنے نمائندے کھڑے کئے۔ اور سب کے سب ناکام ہوئے۔ اس لئے مسلمانوں کو احمدی امیدواروں کی سو فی صدی ناکامی پر **یوم تشکر** منانا چاہیئے۔ جس کیلئے ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے

احرار کی اس چالبازی کو سمجھنے کے لئے ذیل کے حقائق کا جاننا ضروری ہے اور یہ وہ حقائق ہیں۔ جنہیں کوئی عقلمند انسان جو ملکی حالات کا تھوڑا بہت مطالعہ رکھتا ہو بڑی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔

پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ پاکستان بننے کے بعد احمدیوں نے ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ اپنی سابقہ غداری پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ غیر مشروط اعلان کیا۔ کہ ہم آئندہ سیاسی میدان میں مسلم لیگ کا ساتھ دیں گے۔ اور الیکشن میں مسلم لیگ کے امیدواروں کی پوری پوری امداد کریں گے۔ اس تعلق میں سب سے پہلے "لاہور ریزولیوشن" قابل ملاحظہ ہے۔ جو مجلس احرار نے جنوری ۱۹۴۹ء میں پاس کیا۔ اس ریزولیوشن کے الفاظ یہ تھے۔

"احرار کانفرنس کا یہ اجلاس غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ آئندہ سے مجلس احرار اپنی سعی و عمل کو مسلمانوں کے دینی، تمدنی و سوشل رسوم کو درست رکھنے اور خصوصاً مسئلہ ختم نبوت کی مرکزی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لئے تبلیغی سرگرمیوں تک محدود رکھے گی۔ جو اراکین و ہمدردان احرار زمانہ حال کے موافق سیاسی خدمات سرانجام دینا چاہتے ہیں وہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اپنی روایات اخلاص اور عملی انہماک سے ملک و ملت کی خدمت میں حصہ دار بن سکتے ہیں"

(اخبار آزاد لاہور الفضل حق نمبر ۱۳ جنوری ۱۹۴۹ء صفحہ ۱)

اس کے بعد ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری صدر آل پاکستان احرار کانفرنس نے ذیل کے الفاظ میں اس ریزولیوشن کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا کہ:-

"مجلس احرار نے اپنا اخلاقی مذہبی اور قومی و ملکی فریضہ سمجھتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا کہ ہم اپنا سیاسی پلیٹ فارم و الیکشنی سرگرمیاں، بلکہ قوم کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے سپرد کر دیں اور اس کے ساتھ ہر نیک کام میں تعاون کا یقین دلایا"

(اخبار آزاد کانفرنس نمبر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۵)

اس کے بعد جب اسمبلی کے الیکشن کا وقت آیا اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے جہاں قریباً ۱۹۰ ٹکٹ .... دوسرے مستحق مسلمانوں کو دیئے وہاں دو ٹکٹ اپنی طرف سے دو ایسے مستحق احمدی امیدواروں کو بھی دیئے۔ جو پہلے سے مسلم لیگ کے ممبر تھے اور مسلم لیگ کے نمائندہ کی حیثیت میں (نہ کہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت میں) کھڑے ہو رہے تھے۔ تو اس وقت مولوی محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس احرار پنجاب نے "دو ٹوک فیصلہ" کے عنوان کے ماتحت اعلان کیا کہ:-

"مجلس احرار کا کوئی رکن عصمت اللہ اور مقبول مرزائی کی سیٹ کے علاوہ کسی نشست پر مسلم لیگ کی مخالفت نہ کرے۔ ورنہ اس فیصلہ اور طے شدہ پالیسی کی خلاف ورزی کی صورت میں تادیبی کارروائی ہوگی"

(اخبار آزاد لاہور یکم مارچ ۱۹۵۱ء صفحہ ۱)

اوپر کے واضح حوالہ جات سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ مجلس احرار نے الیکشن میں مسلم لیگی امیدواروں کی غیر مشروط امداد کا فیصلہ کیا تھا۔ البتہ اپنے آخری اعلان کے مطابق اس فیصلہ میں صرف اس قدر استثنا رکھی تھی۔ کہ جہاں مسلم لیگ کا ٹکٹ کسی احمدی امیدوار کو حاصل ہوگا سو وہاں اس کی امداد نہیں کی جائے گی لیکن اس قطعی اور غیر مشروط فیصلہ کے مقابل پر جو کچھ عملاً ہوا ہے۔ وہ دنیا کے سامنے ہے۔ یعنی یہ کہ قطع نظر احمدی یا غیر احمدی امیدوار کے احرار نے قریباً ہر حلقہ میں مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی۔ اور بڑے زور شور سے کی۔ اور بعض جگہ تو دوسری تنظیموں کی آڑ لیکر مسلم لیگ کے مقابلہ پر اپنے امیدوار بھی کھڑے کئے۔ اس تعلق میں ذیل کی مثالیں پبلک کے سامنے ہیں۔

گجرات کا اخبار "پیام" (جو جماعت احمدیہ کا اخبار نہیں ہے) تمام صوبہ کے حالات کو یکجائی طور پر سامنے رکھتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:-

"توقع کی جا سکتی تھی۔ کہ اپنے اعلان کے مطابق مجلس احرار مسلم لیگ سے تعاون کرے گی۔ لیکن لِمَ تقولون ما لا تفعلون کے عملی مفسروں نے وہی کیا۔ جس کی اہل بصیرت ان سے توقع رکھتے تھے۔ مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کرنے کے باوجود انہوں نے صوبہ بھر میں مختلف بہانے تراش کر مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی"

(اخبار پیام گجرات ۔ ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

اس عمومی تبصرہ کی تشریح کے لئے جو صوبہ بھر سے تعلق رکھتا ہے۔ مندرجہ ذیل ضلعوار مثالیں۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے ملاحظہ ہوں:-

(۱) یہی اسلامی اخبار پیام لکھتا ہے کہ:-

"ضلع گجرات کے تمام حلقہ ہائے انتخاب میں جن کی تعداد ۱۳ ہے۔ مجلس احرار کا رویہ علانیہ مسلم لیگ کے مخالف رہا ہے۔ اور یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے .... مجلس احرار کے سالار صوبہ محمد سرور اور ملا استثناء تمام احراریوں نے کھلم کھلا آزاد پاکستان پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی۔ آزاد پاکستان پارٹی کے امیدوار کا پولنگ ایجنٹ بھی یہی محمد سرور احراری تھا۔ اور شب و روز لیگ کی علانیہ مخالفت میں مشغول تھا"

"آزاد پاکستان پارٹی زندہ باد" "مسلم لیگ مردہ باد" اور "مسلم لیگ کو توڑ دو" وغیرہ کے شرمناک نعرے بازاروں اور سڑکوں پر لگاتا پھرتا تھا"

(اخبار پیام گجرات ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

(۲) چنیوٹ کے حلقہ انتخاب میں ملک اللہ دتہ صاحب نائب صدر مجلس احرار نے برملا طور پر مسلم لیگ کے امیدوار سردار غلام عباس شاہ صاحب کی مخالفت کی۔ اور جناح عوامی لیگ کے امیدوار سید الطاف حسین شاہ صاحب کے حق میں علانیہ پروپیگنڈا کیا چنانچہ اخبار المنیر چنیوٹ (جو جماعت احمدیہ کا اخبار نہیں ہے) لکھتا ہے کہ:-

"چنیوٹ میں ایسی ہی ایک ہستی ملک اللہ دتہ صاحب ہیں جو خیر سے ہر ایک کے سامنے اپنی وفاداری کا دم بھرتے ہیں مگر کسی کے بھی وفادار نہیں۔ آپ کی تازہ خدمت قوم یہ ہے۔ کہ آپ نے ایک طرف مجلس احرار کی صدارت پر ہاتھ صاف کئے ہیں۔ تو دوسری طرف جناح عوامی لیگ کے نائب صدر بھی بن بیٹھے ہیں"

(اخبار المنیر چنیوٹ ۱/۱۵ مئی ۱۹۵۱ء)

اسی طرح حلقہ چنیوٹ کے دوسرے احراری کارکن بھی برملا طور پر مسلم لیگی امیدوار کی مخالفت کرتے رہے ہیں

(۳) ضلع منٹگمری میں مسٹر محبوب جیلانی صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ منٹگمری کے مقامی حلقہ سے امیدوار تھے مگر احرار نے ان کی مخالفت کی۔ اور نہایت سختی کے ساتھ کی چنانچہ ان کی ایک اپنی تحریر موجود ہے جو اس امر پر شاہد ہے کہ احرار ان کی مخالفت میں علانیہ کام کرتے رہے۔ اسی طرح اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں میاں غلام محمد صاحب مسلم لیگی امیدوار تھے۔ احرار نے ان کی سخت مخالفت کی اور ان کے خلاف پوسٹر شائع کئے

(۴) حلقہ جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان میں احرار نے متفقہ طور پر مسلم لیگی امیدوار محمد خان صاحب کی مخالفت کی۔ اور اسلامی جماعت کے امیدوار مرزا یار محمد صاحب کے مددگار بنے۔ اسی طرح حلقہ راجن پور ڈیرہ غازیخان میں احرار نے مسلم لیگی امیدوار سردار بہادر خان صاحب دریشک کی مخالفت میں کھڑے ہو کر دوسرے امیدوار کی امداد کی۔ لیکن ہر دو جگہ مسلم لیگی امیدوار کامیاب رہے۔ اسی ضلع کے حلقہ تونسہ میں بھی احرار نے مسلم لیگی امیدوار سردار امیر محمد خان صاحب کی مخالفت کی۔ اور جناح عوامی لیگ کے امیدوار خواجہ سعید الدین صاحب کی مدد کی

(۵) ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پھلورہ اور حلقہ نارووال میں دو معروف احراری امیدوار محمد اسلم حیات صاحب اور مولوی

منظور احمد صاحب اسلامی جماعت کے ٹکٹ کی آڑ لے کر کھڑے ہوئے مگر دونوں ناکام رہے۔ اس ضلع کے کسی حلقہ میں بھی مجلس احرار نے کسی لیگی امیدوار کی امداد نہیں کی۔

(۶) ضلع میانوالی کے حلقہ کالاباغ میں احرار کے مقامی لیڈر ہاشمی غلام محمد صاحب مسلم لیگی امیدوار ملک امیر محمد خانصاحب کی مخالفت میں کمیونسٹ پارٹی کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے مگر کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

(۷) ملتان میں احرار نے اپنے نمائندہ [?] مظہر نواز خان صاحب کو کھڑا کیا مگر کمال ہوشیاری سے انہیں مجلس احرار سے استعفےٰ دلا دیا۔ تاکہ وہ آزاد امیدوار کی حیثیت میں زیادہ ووٹ حاصل کر سکیں۔ اور اسی غرض سے مقامی مجلس بھی توڑ دی۔ تاکہ احرار ورکر زیادہ کھلے طور پر کام کر سکیں۔ اور جب یہ وقت گزر گیا۔ تو مجلس احرار پھر قائم کر دی گئی۔

(۸) حلقہ رجوعہ ضلع جھنگ میں مسلم لیگی امیدوار سید غلام محمد شاہ صاحب کے مقابل پر احرار نے آزاد امیدوار کی آڑ میں اپنے نمائندہ مولوی محمد ذاکر صاحب کو کھڑا کیا۔ اسی طرح اس ضلع کے حلقہ رنہ منتہ [?] میں ایک دوسرے احراری مولوی غلام حسین صاحب کو میجر مبارک علی شاہ صاحب مسلم لیگی امیدوار کے مقابلہ پر آزاد حیثیت میں کھڑا کیا۔ اور مسلم لیگی امیدوار کی مخالفت کی۔ اسی طرح حلقہ جھنگ شہر میں احرار نے مسلم لیگی امیدوار شیخ محمد سعید صاحب کی علانیہ مخالفت کرتے ہوئے ان کے حریف ظہیر الدین صاحب نمائندہ آزاد پاکستان پارٹی کی امداد کی۔ اسی طرح حلقہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں تمام احراری کارکنوں نے مسلم لیگی امیدوار سردار غلام عباس شاہ صاحب کی سخت مخالفت کی۔ اگر ضرورت سمجھی جائے۔ تو ان اصحاب سے (جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہیں) اس بارہ میں حلفیہ شہادت لی جا سکتی ہے۔ اور یہ بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کا رویہ کیا رہا ہے۔

اوپر کے کوائف سے جو صرف مثال کے طور پر درج کئے گئے ہیں۔ ورنہ سارا صوبہ ان واقعات سے بھرا پڑا ہے، ظاہر و عیاں ہے۔ کہ اپنے تمام اعلانوں اور وعدوں کو فراموش کرتے ہوئے گذشتہ الیکشن میں احرار نے صوبہ بھر میں مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی۔ اور متعدد جگہ آزاد امیدواروں کی آڑ لیکر اپنے نمائندے بھی کھڑے کئے۔ اور اس کارروائی میں احمدی اور غیر احمدی امیدواروں میں کوئی خاص فرق ملحوظ نہیں رکھا۔ سوائے اس کے کہ احمدی امیدواروں کی مخالفت زیادہ زور شور کے ساتھ اور زیادہ عریاں ہو کر کی گئی۔ لیکن اب جبکہ امتحان کا وقت گذر چکا ہے۔ تو حسب عادت وہ اپنی اس منافقانہ روش اور غدارانہ پالیسی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آڑ لیکر پبلک کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ الیکشن کے معاملہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک بالکل صاف اور واضح رہا ہے۔ اس تعلق میں مندرجہ ذیل روشن حقائق قابل توجہ ہیں:-

(۱) جماعت احمدیہ نے اس الیکشن میں اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا۔ البتہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے دو احمدیوں کو انفرادی حیثیت میں مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا گیا تھا۔ پس وہ مسلم لیگ کے نمائندے تھے۔ نہ کہ جماعت احمدیہ کے۔ اگر وہ کامیاب ہوتے۔ تو یہ کامیابی مسلم لیگ کی کامیابی ہوتی۔ لیکن اگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ جیسا کہ کئی اور دوسرے مسلم لیگی امیدوار بھی جو احمدی نہیں تھے۔ کامیاب نہیں ہوئے۔ تو لازماً یہ ناکامی بھی ان حلقوں میں مسلم لیگ کی ہی ناکامی سمجھی جائے گی نہ کہ جماعت احمدیہ کی۔

(۲) اگر ان دو احمدی امیدواروں کی ناکامی میں احرار کے دعویٰ کے مطابق احرار کی مخالفت کا بھی دخل ہے۔ تو یہ احرار کی غداری کا ایک مزید ثبوت ہوگا۔ کہ انہوں نے مسلم لیگ کی غیر مشروط حمایت کے ابتدائی دعویٰ کے باوجود ان مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان احمدی امیدواروں کی ناکامی بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ بعض دوسرے حلقوں میں دوسرے مسلم لیگی امیدواروں کو ناکامی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ باقی ناکام امیدواروں کی ناکامی پر خوشی منانے سے احرار کا پول کھلتا ہے۔ اس لئے ان دو احمدی امیدواروں کو قربانی کا بکرا بنا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی جا رہی ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ نے نہ صرف ان دو احمدی امیدواروں کو کھڑا نہیں کیا۔ بلکہ کسی اور حلقہ میں بھی کسی احمدی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے کھڑا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اگر کسی حلقہ میں کوئی احمدی یہ خیال کر کے کہ یہ ایک سیاسی معاملہ ہے۔ جس میں اس دفعہ مرکز نے اپنا کوئی دخل نہیں رکھا۔ اپنے طور پر انفرادی حیثیت میں کھڑا ہو گیا۔ تو اسے بھی مقامی احمدی جماعت کی امداد کی طرف سے مایوس ہو کر بیٹھنا پڑا۔ اس تعلق میں

حلقہ جڑانوالہ ضلع لائل پور
حلقہ لائل پور صدر ضلع لائل پور
حلقہ کڑانہ ضلع سرگودھا۔
حلقہ بھلوال ضلع سرگودھا وغیرہ

کی مثالیں ظاہر و عیاں ہیں۔ جہاں کہ احمدی امیدواروں کو جو اپنے طور پر کھڑے ہو گئے تھے، اس بات کا علم ہونے پر بیٹھنا پڑا۔ کہ جماعت کی امداد انہیں نہیں بلکہ مسلم لیگی امیدواروں کو حاصل ہوگی۔ کیا اس کے مقابل پر مجلس احرار کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتی ہے۔ کہ کسی حلقہ میں کوئی احراری کسی حیثیت میں کھڑا ہوا ہو۔ اور پھر بھی احرار نے مسلم لیگی امیدوار کی امداد کی ہو؟

(۴) جماعت احمدیہ نے صوبہ بھر میں مسلم لیگی امیدواروں کی امداد کی۔ اور اس امداد کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ ہمارے پاس بہت سے معزز اصحاب کے ایسے خطوط موجود ہیں۔ جن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی بے لوث اور مخلصانہ امداد کا برملا اعتراف کیا ہے۔ مگر کسی اشد ضرورت کے بغیر ایسے خطوط کی اشاعت کو ہم خلاف اخلاق سمجھتے ہیں۔

اوپر کے زبردست حقائق سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کا یہ پروپیگنڈا کہ اس الیکشن میں احمدیوں نے کئی امیدوار کھڑے کئے۔ اور وہ سب ناکام ہوئے۔ اور احمدیوں نے مسلم لیگ کے امیدواروں کی مخالفت کی۔ ایک بالکل بے بنیاد اور جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جماعت احمدیہ نے نہ تو کوئی امیدوار کھڑا کیا۔ اور نہ جماعت احمدیہ کا کوئی نمائندہ ناکام ہوا۔ البتہ اس الیکشن نے احرار کی ملی اور ملکی غداری کا ایک مزید ثبوت مہیا کر دیا ہے۔ کہ غیر مشروط اور بار بار کے اعلانوں کے باوجود انہوں نے صوبہ بھر میں جہاں جہاں بھی ان کا بس چلا۔ مسلم لیگی امیدواروں کی دل کھول کر مخالفت کی۔ اور پنجاب کا ہر ضلع اور ہر تحصیل اور ہر حلقہ انتخاب اس بدعہدی کا بیّن ثبوت مہیا کر رہا ہے۔ پس احرار کا جماعت احمدیہ کو سامنے رکھ کر یوم تشکر منانا اپنی بدعہدی اور غداری پر پردہ ڈالنے اور پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکنے سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

حق یہ ہے کہ احرار اب بھی اسی طرح پاکستان کے خلاف ہیں۔ جس طرح کہ وہ پاکستان بننے سے پہلے مخالف تھے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ پہلے وہ برملا مخالف تھے۔ اور اب بدلے ہوئے حالات میں منافقانہ طریق پر اتر آئے ہیں۔ تاکہ ظاہر میں دوست نظر آئیں۔ اور درپردہ اپنی معاندانہ کوششوں کو جاری رکھیں۔ جس پارٹی نے پاکستان اور پاکستان کے بانی قائداعظم مرحوم کے متعلق ذیل کے الفاظ تک کہنے سے گریز نہیں کیا۔ اس سے ملک و قوم کو کس وفاداری اور کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے؟

احرار لیڈروں کے دل پسند الفاظ ملاحظہ ہوں:-

(۱) "یہ ہیں مسلمانوں کے قائداعظم جو ایک پارسی عورت سے کورٹ شپ کر کے اپنے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حتمی اعلان کر چکے ہیں۔"

(رسالہ مسٹر جناح کا اسلام ص ۹)

(۲) اظہر نے فی البدیہہ یہ شعر کہا ؎

"اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ کافر اعظم ہے کہ ہے "قائد اعظم""

(حیات محمد علی جناح مصنفہ رئیس احمد جعفری ص ۹۱)

(۳) "کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں۔"

(خطبات احرار ص ۹۹)

(۴) "مسٹر جناح نے ایک بے درد دہشت پسند کی طرح ہمارے درمیان ایک بم پھینکا ہے جس سے انتشار اور ابتری پھیل گئی ہے کٹر قوم پرست جناح اول درجے کا فرقہ پرست ہے۔ .... اس نے زخم پر پھایہ رکھنے کی بجائے خنجر سے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا مناسب سمجھا ہے۔"

(پاکستان اور اچھوت ص ۷)

(۵) "ملک آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اس کے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائیگا۔"

(روزنامہ جنگ استقلال نمبر سنہ ۴۹ء)

(۶) "انتہا درجہ کے تنگدل اور متعصب فرقہ پرست۔" (خطبات احرار ص ۹۹)

(۷) "جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سؤر ہیں۔ سؤر کھانے والے ہیں اوکما [?] قال۔ دس ہزار جناح۔ شوکت۔ ظفر۔ جواہر لعل نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں" (چمنستان ص ۱۶۵)

مجلس احرار اور جماعت احمدیہ کے مسلک کے متعلق اوپر کے درج شدہ کوائف ایسے ظاہر و عیاں ہیں کہ کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ خدا کرے کہ ملک کا سمجھدار طبقہ دوست و دشمن میں تمیز کر کے اس راستہ پر گامزن ہو۔ جو پاکستان کی حقیقی بہتری اور ترقی اور استحکام کا موجب ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

باقی رہا عقائد کا سوال۔ سو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم سچے دل سے اسلام اور قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کی ختم نبوت کے قائل اور خادم دین و ملت ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی نے کیا خوب فرمایا ہے۔ اور یہی ہمارے دین و ایمان کا خلاصہ ہے۔ کہ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کا دورہ ہالینڈ

پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پاکستان

چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان ہالینڈ کا تین دن کا دورہ کرنے کے بعد ہالینڈ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ ولندیزی دفتر امور خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر نے آج وزیر موصوف کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے۔ وہ دنیا کے مشہور ترین سیاست دانوں میں سے ہیں۔

یہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں کا پہلا دورہ نہیں تھا۔ لیکن پاکستان کے لحاظ سے یہ دورہ یقیناً ان کا نہایت کامیاب دورہ ہے۔ حالانکہ ان کا قیام ایسے زمانہ میں رہا جس میں بیسیوں سرکاری تقاریب اور اہم بین الاقوامی کانفرنسیں ہوئیں لیکن سر محمد ظفر اللہ خاں نے زیادہ تر اپنی ذاتی وجاہت اور ہر دلعزیزی کی بنا پر ہالینڈ کے بہت سے سربرآوردہ اشخاص سے جن میں وزیر اعظم ڈاکٹر ولیم ڈریس بھی شامل ہیں ملاقات کی۔ ڈاکٹر ولیم ڈریس سے ان کی بے تکلف گفتگو ہوئی۔

ان کے دورہ کا خاص مقصد ایشیا میں پاکستان کے موقف پر اور بین الاقوامی امور میں تقریر کرنا تھا۔ سر ظفر اللہ خان کے جذبہ عمل اور پاکستان کے نائب سفیر متعینہ ہالینڈ مسٹر لال شاہ بخاری کے جوش کے باعث ایک لمبا پروگرام بن گیا جس میں بلب فیلڈ کے حسین میدان کی سیر سے لے کر لیڈن کی قدیم یونیورسٹی کا معائنہ تک جس میں متعدد ولندیزی مستشرقین اور اسلامی تاریخ و ثقافت کے محققین موجود ہیں۔ شامل تھا۔ ان ممتاز سیاست دانوں اور سیاسی رہنماؤں کو متعدد مقامات پر لنچ اور ڈنر دئیے گئے۔

وزیر خارجہ کی یہاں پر پہلی مصروفیت ایک پریس کانفرنس تھی جس میں تقریباً تیس غیر ملکی اور ولندیزی نامہ نگار آئے تھے۔ ان نامہ نگاروں نے مسئلہ کشمیر کے متعلق موصوف کے مختصر اور حقیقت افروز بیان کو بڑی دلچسپی سے سنا۔

اخبارات کو اس امر کا اچھی طرح احساس ہو گیا کہ

مسئلہ کشمیر سر محمد ظفر اللہ خاں کے دل پر نقش ہے اس احساس کے تحت اخبارات نے موصوف کے مختصر بیان کا بڑی احتیاط سے تجزیہ کیا تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ کونسا جذبہ کارفرما ہے اور اصل حقیقت کیا ہے۔ بین الاقوامی اداروں اور دوست مگر غیر متعصب اقوام نے مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے جو پے در پے اقدامات کئے اور جن اقدامات کو ہندوستان مسلسل رد کرتا رہا ان کے متعلق وزیر خارجہ نے تفصیل وار بیان کرتے ہوئے ہندوستان کو مورد الزام قرار دیا بالخصوص ان کے اس بیان کے بعد اخبارات نے متفقہ طور پر تسلیم کیا کہ پاکستان کا معاملہ مضبوط ہے۔

سر محمد ظفر اللہ کو یہ معلوم تھا کہ اس مسئلہ کے متعلق ولندیزی اخبارات کو خاص طور پر کافی علم ہے۔ گذشتہ تین مہینوں میں تمام قسم کے سیاسی خیالات کی نمائندگی کرنے والے ولندیزی اخبارات نے بے شمار اداریے۔ مضامین۔ مقالے اور تبصرے شائع کئے ہیں۔ چند مہینوں پیشتر اکثر ولندیزی یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ پاکستان سابق برطانوی ہندوستان سے علیحدہ کردہ ایک خود مختار مملکت ہے اور ان کے درمیان نئے ہندوستان کا وسیع رقبہ حائل ہے۔

لیکن تنازعہ کشمیر میں شدت پیدا ہونے کے بعد جب ولندیزی نمائندہ سلامتی کونسل کا صدر بنا تو ولندیزی اخبارات نے اس مسئلہ کا خود مطالعہ کیا۔ ہالینڈ کے اخبارات اور ممتاز مبصرین کا اس مسئلہ کا مطالعہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ متفقہ طور پر پاکستانی نقطہ نظر کی حمایت کرنے لگے۔

درحقیقت ولندیزی اخبارات نے جس طریقہ سے اظہار خیال کیا ہے اس سے بہتر پاکستانی نقطہ نظر کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ذمہ دار اشخاص کی اس جماعت نے ابتدائی دور سے مسئلہ کشمیر کا مطالعہ شروع کیا۔ دونوں فریقوں کے دلائل ان کے سامنے تھے۔ سلامتی کونسل کے مباحث ان کے پیش نظر تھے۔ پروپیگنڈا کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کیونکہ متعلقہ ممالک کے واقعات کو اکثر و بیشتر نہ تو انہوں نے دیکھا تھا اور نہ سنا تھا۔

انہوں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کی۔ اور چند برمحل سوالات کئے مزید برآں انہوں نے اس مسئلہ کے جغرافیائی

حربیاتی اور تاریخی پہلوؤں پر بھی غور کیا۔ چنانچہ وہ متفقہ طور پر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے متعلق پاکستان کا موقف منطقی۔ مخلصانہ منصفانہ اور نصفت آمیز ہے۔

لہٰذا جب سر محمد ظفر اللہ خاں نے دو روز قبل اپنی پریس کانفرنس میں انہیں بتلایا کہ اس مسئلہ کو پرامن طریقہ سے حل کرنے کے لئے منصوبہ اقوام متحدہ ہی واحد امکانی راستہ ہے تو مزید توضیح کے لئے ایک بھی سوال نہ کیا گیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر یہ پرامن حل نہ ہوا۔ یعنی ڈاکٹر فرینک گراہم کا مشن ناکام رہا تو اس کا نتیجہ بہت مصیبت خیز ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ سنکر لوگوں کے سر رنج و افسوس سے ہلنے لگے۔

جب سر محمد ظفر اللہ خاں نے ”ایشیا میں پاکستان کی حیثیت“ پر اپنی تقریر کے دوران میں ہندوستان کے خلاف اس کے رویہ کے سلسلے میں الزامات لگائے۔ اس وقت سترھویں صدی کے خوبصورت ٹریوس ہال میں جو اپنی دیواروں اور چھت پر بنی ہوئی دلآویز تصاویر سے آراستہ تھا ایسی ہی فضا موجود تھی۔

مقرر نے پاکستان کے دستور کی اساس کا جائزہ پیش کیا جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ موصوف نے قرآن کے متعدد حوالے دے کر ثابت کیا کہ پاکستان کی نئی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ کا نصب العین عملی اور نظری طور پر قوم کی گرانقدر خدمت کرنا ہے۔

انہوں نے حق رائے دہندگی سیاسی مساوات و آزادی۔ تجارت اور دولت۔ منصب یا خاندان کی مراعات کی تنسیخ کے سلسلے میں ہونے والی سرگرمیوں کا نقشہ پیش کیا جو ایک عدیم النظیر جدوجہد کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے خود تسلیم کیا کہ یہ ایک تجربہ ہے لیکن جدا ازیں ڈاکٹر لوڈن نے بتایا کہ پاکستان کو اس قسم کی پالیسی کی روحانی اساس کی وجہ سے زبردست قوت حاصل ہو گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ پالیسی ہم سب کے لئے فیضان کا ایک زبردست سرچشمہ اور ان دیگر ملکوں کے لئے ایک سبق ہے جو سیاسی اور جمہوری حیثیت سے پروان چڑھ رہے ہیں۔

پریس کانفرنس کی طرح مقرر سے یہاں بھی سوالات پوچھے گئے۔ وزیر امور خارجہ پاکستان کو یہاں بھی سراہا گیا۔ انہوں نے کوریا اسرائیل کے عرب مہاجرین۔ ہندوستانی فیڈریشن کے مسترد منصوبہ اور عالمی سلامتی پر اظہار خیال کیا۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے ہالینڈ میں بہت سے نئے دوست پیدا کر لئے ہیں۔ جو پاکستان کی اس نئی مملکت کے بھی دوست اور ہوا خواہ بھی ہیں جس نے متعدد اقتصادی و سیاسی دشواریوں کے باوجود ایسی شاندار ترقی کا آغاز کیا ہے۔

کشمیر کے متعلق یہاں یقیناً تشویش پائی جاتی ہے۔ اس قضیہ کے جلد از جلد اور پرامن طریقہ سے حل ہو جانے پر ہالینڈ کو از حد خوشی ہو گی۔ لیکن ان دنوں اس خوبصورت سرزمین پر تاریک بادل چھائے ہوئے ہیں مسلمہ طور پر ولندیزی زیادہ پرامید نہیں ہیں۔ ڈاکٹر گراہم اس متضاد مطالبوں کے پیچیدہ مسئلہ کو سلجھانے میں کامیاب ہوں گے۔ یہ لوگ ڈاکٹر گراہم کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہیں جو موصوف نے چند سال پہلے دیا تھا جبکہ انہیں انڈونیشیا کے متعلق ولندیزی نقطہ نظر سے زیادہ ہمدردی نہ تھی کہ وہ آپ آپ ہی ہیں۔

امانت پر زکوٰۃ واجب ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

”عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ امانت پر زکوٰۃ نہیں۔ حالانکہ امانت پر زکوٰۃ ہے۔“

پس جن دوستوں کا روپیہ بطور امانت ذاتی دفتر محاسب میں یا کسی بنک میں جمع ہو یا کسی فرد کے پاس بطور امانت رکھا ہوا ہو۔ انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے جس کا ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جانا ضروری ہے۔

سکوں کا نصاب چاندی کے نصاب کے برابر ہے یعنی جس شخص کے پاس ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی کے برابر سکے ہوں گے۔ اگر وہ ایک سال تک نصاب کی ملکیت میں رہے ہوں تو خواہ وہ انہیں خود اپنے پاس رکھے یا کسی دوسرے فرد یا ادارہ کے پاس بطور امانت رکھوائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ جس کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔

البتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک استثناء یہ فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا روپیہ مرکز میں امانت ”غیر تابع مرضی“ کے طور پر رکھے اور یہ لکھ دے کہ مجھے ضرورت ہوئی تو میں ایک یا دو ماہ کا نوٹس دے کر لوں گا تو ایسا روپیہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو گا۔

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان نکاح

بشیر احمد خاں خلف ماسٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب مرحوم آف لاہور کا نکاح ہمراہ مسماۃ شہزادہ بیگم بنت شہاب الدین صاحب مرحوم بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے مورخہ ۱۲/۵/۵۱ کو مسجد فضل لاہور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

جماعتہائے احمدیہ

جن کے عہدیداران کا انتخاب منظور ہو چکا ہے

ذیل میں ان جماعت ہائے احمدیہ کی فہرست ضلع وار۔ اور صوبہ وار درج کی جاتی ہے۔ جن کے عہدیداران کا انتخاب، مرکز (نظارت علیا) کی طرف سے منظور ہو چکا ہے۔ ان جماعتوں کی کل تعداد ۲۳۲ ہے۔ لیکن نظارت بیت المال کے ریکارڈ کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ کی کل تعداد از روئے بجٹ ۷۱۹ ہے گویا ابھی تک نصف سے زیادہ جماعتوں نے عہدیداران کا انتخاب نہیں کیا۔ اور اگر انتخاب کیا ہے۔ تو مرکز میں رپورٹ بھیجکر منظوری حاصل نہیں کی۔ اور جو عہدیدار وہاں کام کر رہے ہیں۔ وہ مرکز کے منظور شدہ نہیں۔ اور وہ قواعد کے خلاف خود بخود عہدہ دار بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ طریق کام کا درست نہیں۔ جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرکے منظوری مرکز سے حاصل کریں۔ اور جب تک ان کو منظوری کی اطلاع نہ ملے۔ نئے عہدہ دار کام شروع نہ کریں بلکہ سابقہ عہدیدار ہی د[illegible] ستے ہیں۔ اور جب انہیں منظوری کی اطلاع مل جائے۔ اس وقت تک پرانے عہدیداروں سے چارج لے کر نئے عہدہ دار کام شروع کریں۔

پس ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جن کے عہدیداروں کی منظوری مرکز سے دی جا چکی ہے۔ امراء صاحبان ضلع۔ و امراء صاحبان صوبائی اپنے اپنے ضلع اور صوبہ کی جماعتوں کی فہرست بغور ملاحظہ فرمالیں اور جو جو جماعتیں ان کے حلقہ میں ایسی ہیں۔ جن کے عہدیداران کا انتخاب نہیں ہوا۔ ان کو توجہ دلائیں کہ وہ فوری طور پر عہدیداران کا انتخاب کرکے مرکز سے منظوری حاصل کریں یاد رہے کہ سابقہ عہدیداران کے کام کی میعاد ۳۰ اپریل سنہ ۵۰ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اور یہ میعاد ختم ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یعنی یکم مئی سنہ ۵۰ء سے تمام عہدیداروں کا نئے انتخاب ہونا لازمی تھا۔ مگر ابھی تک انتخاب نہیں ہوا

انسپکٹران بیت المال اور مبلغین سلسلہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں امراء جماعتہائے احمدیہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور اپنے حلقہ کار میں یہ کوشش فرمائیں گے کہ کوئی جماعت ان کے حلقے میں ایسی نہ رہے۔ جن کے عہدیداران مرکز کی طرف سے منظور شدہ نہ ہوں

انتخاب کے وقت قواعد انتخاب کی پابندی لازمی ہے۔ یہ قواعد ۱ [illegible] مارچ سنہ ۵۰ء کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ دوبارہ بھی شائع کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت
	۱- ضلع لاہور	۱۵	خانقاہ ڈوگراں	۲۸	نارووال	۴۴	صابو بھڈیارہ P.O سیکن ونڈ
۱	باٹا پور جلو	۱۶	اکال گڑھ	۲۹	پسرور	۴۵	لوہان P.O [illegible]
۲	لاہور شہر	۱۷	پنڈی بھٹیاں	۳۰	میانوالی خانوانی	۴۶	شکر گڑھ
۳	ر چھاؤنی	۱۸	ڈہرانوالی چک چھٹہ	۳۱	قلعہ صوبا سنگھ	۴۷	نوشہرہ ککے زئیاں
۴	باغبانپورہ		۵ جی حافظ آباد	۳۲	ہرد تھی	۴۸	جمیاں جھنڈ P.O چھنی ٹیکا VIA گنجروڑ
۵	تترکی	۱۹	سدھیاں ڈھوال	۳۳	گھٹیالیاں	۴۹	کوٹ نینیاں
۶	ہڈیارہ	۲۰	کولو تارڑ	۳۴	بھاگووال	۵۰	جامکے
۷	کھڈیال	۲۱	نزگڑی	۳۵	گوہرپور		۴- ضلع گجرات
۸	گھمنڈ	۲۲	فیروز والہ	۳۶	درگانوالی ڈاکخانہ رسولپور	۵۱	ڈنگہ
۹	جاہمن مع مغلپورہ	۲۳	تلونڈی کھجور والی	۳۷	دلیکے P.O بدوکے	۵۲	گجرات
	۲- ضلع گوجرانوالہ	۲۴	پنجہتھ ڈاکخانہ	۳۸	چونڈہ	۵۳	عالمگڑھ
۱۰	گوجرانوالہ شہر		حافظ آباد	۳۹	سیالکوٹ	۵۴	گجرات (ضلعی انتظام)
۱۱	حافظ آباد	۲۵	کھیوہ والی	۴۰	ملیانوالہ متصل ڈسکہ	۵۵	کنجاہ
۱۲	پیرکوٹ	۲۶	۳- ضلع سیالکوٹ	۴۱	کوٹلی ہرنرائن P.O پیرو چک	۵۶	گگرالی
۱۳	گکھڑ	۲۷	چہدی چائنہ	۴۲	ڈوگری گھنمناں	۵۷	مونگ
۱۴	دارنگر المعروف رسول نگر		وجیہ تحصیل نارووال	۴۳	چوہڑ منڈا	۵۸	اسووالی سوہل P.O جلال پور جٹاں

نمبر	نام جماعت	نمبر	نام جماعت	نمبر	نام جماعت	نمبر	نام جماعت
۵۹	بہتال		(۷) ضلع کیمبلپور	۸۰	خوشاب	۹۲	جھنگ لکھیانہ
۶۰	عالم گڑھ	۷۱	کیمبل پور شہر	۸۱	چک ۹۸ شمالی	۹۳	حسبہ بلیس
۶۱	بنگے	۷۲	واہ کیمپ	۸۲	سرگودھا شہر		(۱۳) ضلع ملتان
	(۵) ضلع جہلم	۷۳	مانسر کیمپ	۸۳	شاہ نکدر (چک ۱۱۳ جنوبی)	۹۴	ملتان شہر
۶۲	جہلم شہر		(۸) ضلع میانوالی	۸۴	سلانوالی شمالی	۹۵	چک ۵۲۳ P.O
۶۳	محمود آباد	۷۴	داؤد خیل	۸۵	کھو گھیاٹ میانی		چک ۵۳۹ براستہ بوریوالا
۶۴	دتوچھہ	۷۵	میانوالی - بھکر	۸۶	بھیرہ سو شادیوال	۹۶	خانیوال
۶۵	دوالمیال		(۹) ضلع ڈیرہ غازیخان	۸۷	بھلوال	۹۷	لودھراں
۶۶	کلر کہار	۷۶	ڈیرہ غازیخاں	۸۸	گنجیال	۹۸	کبیر والا
	(۶) ضلع راولپنڈی	۷۷	گل گھوٹو P.O کوٹ چھٹہ		(۱۲) ضلع جھنگ	۹۹	غنی پورہ P.O [illegible]
۶۷	کہوٹہ		(۱۰) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان		ربوہ (حلقہ جات)	۱۰۰	شال پور
۶۸	رسالپور	۷۸	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۸۹	(د - ب - ج)	۱۰۱	چک ۵ P.O دڑھانا
۶۹	راولپنڈی		(۱۱) ضلع سرگودھا	۹۰	چنیوٹ	۱۰۲	ملتان چھاؤنی
۷۰	مری - چنگا بنگیال	۷۹	چک ۱۳۳ شمالی P.O سلانوالی	۹۱	احمد نگر - نزد ربوہ	۱۰۳	امین بلوچ - دیوان شکھوالہ بستی درکس

(باقی)

حکومت ایران نے امریکہ کی اپیل مسترد کر دی

حکومت پاکستان کا شکریہ

وزیر مالیات ایران نے ایک بیان میں اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے کہ حکومت ایران نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ تیل کا معاملہ ثالث کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایک نجی کمپنی کے بارے میں کوئی فیصلہ صادر کرے۔

طہران کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے امریکہ کی اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے کہ ایران کو برطانیہ سے بات چیت کے ذریعے مفاہمت کر لینی چاہیئے۔ تاکہ تیل کے سلسلے میں کوئی بحران پیدا نہ ہو جائے۔ حکومت کا خیال ہے کہ امریکہ کی یہ اپیل ایران کے اندرونی معاملات میں ایک مداخلت بے جا کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایران کے برطانوی حلقوں نے پیشنگوئی کی ہے کہ حکومت ایران برطانیہ کے مراسلے کو بھی مسترد کر دے گی۔

یاد رہے کہ برطانیہ کے مراسلے میں مرقوم تھا کہ برطانیہ ایک وفد ایران بھیجنا چاہتا ہے۔ تاکہ تیل کے معاملے کے متعلق حکومت ایران سے بات چیت شروع کر سکے۔ برطانوی حلقے کہتے ہیں کہ ایران کا جواب ملنے کے بعد حکومت برطانیہ اس جھگڑے کو ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دے گی۔

اس اثناء میں حکومت ایران نے سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تیل سے متعلق اپنی ساری حیثیتیں اور کارخانوں کی قیمت کا اندازہ پچاس کروڑ پونڈ ہے۔

حال ہی میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ حکومت برطانیہ کو حق حاصل نہیں کہ وہ حکومت ایران کو اپنے عزم سے روکے۔ جس کے ذریعہ وہ تیل کو قومی صنعت بنانے کی متمنی ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ برطانیہ اور ایران کے جھگڑے میں حکومتِ پاکستان اور پاکستانی عوام کی ہمدردیاں حکومت ایران کے ساتھ ہیں۔

کراچی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے کراچی میں متعین ایرانی سفیر کی وساطت سے چودھری ظفر اللہ خاں کے اس بیان کی وجہ سے حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مہاراجہ بڑودہ کی درخواست مسترد

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مہاراجہ بڑودہ نے گدی کے حصول کے لئے صدر جمہوریہ ہند کو جو درخواست دے رکھی تھی۔ صدر جمہوریہ نے اسے مسترد کر دیا۔

پاکستان میں کمیونسٹ چین کا سفیر

کراچی ۲۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان متفق ہو گئی ہے کہ مسٹر ہینن لنگ کو پاکستان میں کمیونسٹ چین کا سفیر مقرر کر دیا جائے۔ مسٹر ہینن لنگ ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء کو صوبہ کوانگ چو کے قصبے جہنونی میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کمیونسٹ چین کے بڑے بڑے فوجی عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ وہ شنگھائی دریسنگ ہیڈ کوارٹر میں فوج کے پولیٹیکل اور وائس پولیٹیکل کمیسار بھی رہ چکے ہیں۔

پیکن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور کمیونسٹ چین کے باہمی مذاکرات کے بعد دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔ چنانچہ کمیونسٹ چین نے مسٹر ہینن لنگ کو پاکستان میں سفیر مقرر کر دیا ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ پاکستان کا وفد ۲۵ اپریل کو پیکن پہنچا تھا تاکہ دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات قائم کرنے کے بارے میں بات چیت کر سکے۔

غیر کمیونسٹ ملکوں کے لئے ۹½ ارب ڈالر

کانگرس سے صدر ٹرومین کی اپیل

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ صدر ٹرومین نے کانگرس سے التماس کی ہے کہ غیر کمیونسٹ جمہوریتوں کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لئے ۹½ ارب ڈالر کی رقم مغربی یورپ کے ملکوں کے لئے وقف کی جائے گی باقی ماندہ اڑھائی ارب ڈالر کی رقم پسماندہ ملکوں کی امداد اور انہیں قرض دینے کے لئے وقف کی جائیگی۔

حاجیوں کا پہلا جہاز روانہ ہو گیا

کراچی ۲۲ مئی۔ آج "خسرو" نامی جہاز کراچی سے عازم جدہ ہو گیا۔ اس جہاز ۹۸۹ زائرین بیت اللہ شریف سوار ہیں۔ جن کی ایک تہائی عورتوں پر مشتمل ہے۔ بطور مجموعی حاجیوں کے ۱۷ جہاز جانے والے ہیں۔ جن میں خسرو سب سے پہلا ہے "دستمبہ" غرب کل کراچی سے جدہ ہو گا

برطانوی امداد کے راستے میں روس سب سے بڑی رکاوٹ ہے

لندن (ریڈیو سے) لارڈ آگسہور نے ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ "برطانیہ پاکستان اور ہندوستان کو جتنی مدد دینی چاہتا ہے۔ اس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ روس ہے۔ جو آج کی دنیا میں واحد حقیقی سامراجی قوت کی حیثیت رکھتا ہے۔

لارڈ آگسہور نے کہا:۔ جب جنگ کے بعد ہندوستان اور پاکستان آزاد ہوئے۔ اور انہیں بیرونی امداد کی شدید ضرورت محسوس ہوئی۔ تو برطانیہ نے فوراً برآمد کا سلسلہ بڑھا دیا۔ اگرچہ ہم خود اس وقت بعد از جنگ تعمیر نو کے عظیم الشان کام میں لگے ہوئے تھے اور ان عالمگیر مسائل میں بھی الجھے ہوئے تھے۔ جو جنگ کے بعد پیدا ہوئے۔

آپ نے بتایا۔ آج برطانیہ کی پیداوار میں اضافے کے پیش نظر ہمیں برعظیم کو زیادہ مدد دینی چاہیئے تھی لیکن ہمیں زیادہ سے زیادہ پیداوار دفاعی ضروریات پر مرتکز کرنی پڑتی ہے۔ جو صرف ایک ملک یعنی روس کی پالیسی کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔

روس اپنے آپ کو دنیا کے کم ترقی یافتہ ملکوں کے حقوق کا علمبردار ظاہر کرتا ہے۔ لیکن حقیقت میں اپنی ٹال میٹول کی پالیسی اور مسلح خطرے سے اس نے مغربی قوموں کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ دفاعی ہتھیار بندی کا کام کریں۔ اس طرح یہ قومیں پاکستان اور ہندوستان کی اتنی امداد کرنے سے قاصر ہیں جتنی امداد کرنے کی خواہش موجود ہے۔

عرب اتحاد کی ضرورت

لغبداد ۲۲ مئی۔ سابق عراقی وزیر خارجہ اور ایرانی نمائندگان کے موجودہ صدر ڈاکٹر خامس الجمالی نے یہاں یہ انتباہ کیا کہ یہودیوں کی جارحانہ کاروائی کے بڑھتے ہوئے خطرہ کا مقابلہ صرف اتحاد کو مستحکم بنا کر ہی کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ اگر عرب اتحاد پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا گیا۔ تو صیہونی خطرہ سے ہم ہمیشہ دوچار رہیں گے اور یہ بڑھتا ہی جائے گا۔

بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا بحالت موجودہ عرب ممالک ان خطرات کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہمیں عرب لیگ کے نظریاتی منصوبوں سے اپنے کو دور نہیں دینا چاہئے موجودہ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ نئے خطوط پر جرأت و خلوص کے ساتھ فکر کی جائے اور ایسے اقدام اختیار کئے جائیں۔ جو ہمارے لئے ذاتی خاندانی اور علاقائی مفاد سے اہم تر ہیں۔

وہ واقعات جن میں شام و اسرائیل اس وقت الجھ گئے ہیں۔ ایک بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہیں ہر وہ شخص جو یہودی تیاری اور بڑے پیمانہ پر ان کی اسلحہ بندی کی تفصیلات سے واقف ہے سمجھ سکتا ہے کہ شام اس خطرہ کا تنہا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر مخلص عرب کو اسے محسوس کرنا چاہیئے۔ اس وقت سب سے بڑی ضرورت اتحاد اور تعمیر جدید کیلئے ضروری اقدام کی ہے (استار)

عرب امریکی تیل کمپنی کی پیداوار میں اضافہ

نیو یارک ۲۲ مئی:۔ عرب امریکی تیل کمپنی نے یہاں اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ مہینہ میں نکالے ہوئے غیر صاف شدہ تیل کی مقدار ۲,۰۸۵,۳۶۴۴ پیپے رہی یعنی روزانہ پیداوار کا اوسط ۶,۹۵,۱۲۱ پیپے ہوا۔

جنوری۔ فروری مارچ اور اپریل میں اس سال روزانہ پیداوار ۶,۳۱,۶۸۴ پیپے ہوتی رہی۔ اور چار مہینوں کی مجموعی پیداوار ۷,۵۸,۰۳,۶۴ پیپے ہوئی۔ (استار)

مفاہمتی کمیشن کے اجلاس ہو رہے ہیں

عمان ۲۲ مئی:۔ اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کا بیت المقدس میں اجلاس ہو رہا ہے جس میں عرب مہاجرین کو معاوضہ اور اسرائیلی بنکوں میں عربوں کے منجمد سرمایہ کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔

یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ کمیشن نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ یہ منجمد سرمایہ کئی لاکھ پاؤنڈز کا ہے۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ اگر یہ سرمایہ نکالا جا سکے۔ تو عرب ممالک میں پناہ گزینوں کی آبادکاری میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ (استار)

استنبول میں مستشرقین کا اجلاس

استنبول ۲۲ مئی۔ استنبول میں ۱۵ جولائی کو مستشرقین کی بین الاقوامی کانگرس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ۳۶ ممالک کے ۶۰۰ مندوبین شرکت کریں گے